لادینیت ایک عظیم فتنہ

: قمرِ دین احمد خان رضوی صاحب قبلہ

الحمد لله الذي خلق السماوات والأرض وما بينهما وعنده علم الساعة وإليه ترجعون و الصلوة و السلام على حبيبه و رسوله و خير خلقه سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين اما بعد!

فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ [۱]

صدق الله العظيم

اسلام وہ مذہبِ مہذب ہے جسے کسی بھی جہت سے دیکھا جائے تو وہ با کمال نظر آتا ہے - گویا کہ اس کی مثال اس ثمر بار، سبز و شاداب درخت کی ہے جس کی جڑیں مضبوط اور مستحکم ہیں اور اس کی شاخیں بوسۂ آسمان لیتی ہیں، اس کی انوکھی رنگت ماہ و مہر کو شرماتی ہے اور اس کے ثمرات سے بحر و بر کی خدائی لطف اندوز ہوتی ہے - کہتے ہیں کہ جس پیڑ پر زیادہ پھل ہوتے ہیں وہی زیادہ پتھروں کا نشانہ بنتا ہے - یہی مثال دینِ اسلام کی ہے کہ جب یہ ایک ننھی سی کوپل ہی تھا تبھی سے اس پر حریفوں نے پتھر برسانا شروع کر دئے تھے تو سوچئے آج جب کہ یہ ہمارے سامنے ایک تناور درخت کی شکل میں موجود ہے تو اس پر کس قدر سنگ باری کی جا رہی ہوگی! اس مقالے میں ہم کوشش کریں گے کہ اپنے برادرانِ ملت کے لئے ایک عظیم فتنہ یعنی لادینیت جو اسلام کے خلاف شر انگیزی کرنے اور قلوب و اذہان کو اس سے متنفر کرنے پر ڈٹا ہوا ہے اس کا صحیح خد و خال اجاگر کریں تاکہ ہم اس سے بچ سکیں و سینہ سِپر ہو کر اس کا مقابلہ کر سکیں - **أقول وبالله التوفيق**

مختصر تاریخ لادینیت

لادینیت کے اولین نقوش کو چھٹی صدی قبل مسیح (6 BCE) تک کھینچا جا سکتا ہے جہاں ہندوستان میں جب جین، بدھ، دیگر ہندو مذہب کی شاخوں کی اور چین میں ٹاؤ افکار کی بنیاد رکھی گئی - یہ لوگ کسی طرح کے نظریۂ الٰہ کے قائل نہیں تھے اور نہ ہی کسی طرح کے مذہبی رسم و رواج کا ان میں چلن تھا - اسی طرح یورپ و افریقہ میں بعض قبائل ایسے ملتے ہیں جو کسی طرح کے مذہب کی پیروی نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ اپنے مردوں کو بغیر کسی رسم کے دفنا دیا کرتے تھے - [۲] یورپی اور اطالوی نشاۃ ثانیہ (European and Italian Renaissance) کے آغاز سے ہی مذہب پر تنقید شروع ہو گئی تھی لیکن لادینیت کو اس سے کچھ خاص فائدہ نہیں تھا یہاں تک کہ قرائن سے پتا چلتا ہے کہ سولہویں صدی عیسوی (16^{th} century AD) میں لفظ (Atheist) یعنی ملحد بطور گالی استعمال ہوتا تھا اور کوئی اپنے آپ کو یہ نہیں کہلوانا چاہتا تھا - [۳] اٹھارویں صدی عیسوی میں ژاں ژاک روسو نے عیسائی نظریۂ الہ کو ہدف تنقید بنایا اسی طرح والٹئر کو بھی عیسائیت کے خلاف لکھنے اور عیسائی نظریہ الہ سے لوگوں کو متنفر کرنے کا مؤید مانا جاتا ہے - ڈیویڈ ھیوم نے اسی اثنا میں چھ جلدوں پر مشتمل برطانیہ کی تاریخ لکھی جس میں اس نے کہیں کسی طرح بھی کسی الہ کا ذکر نہیں کیا اور وہ یہ مانتا تھا کہ اگر کوئی گوڈ ہے بھی تو وہ برطانوی عروج کے سامنے بے بس اور محض ایک تماشائی ہے - [۴]

انیسویں اور بیسویں صدی عیسوی میں لادینیت کو کافی فروغ حاصل ہوا چونکہ اس دور میں اکثر مشہور فلاسفرز پیدا ہوئے جنھوں نے مذہب پر شدید تنقیدیں کیں - زیادہ تر اس دور کے فلسفیوں نے مذہب کو عیسائیت کی عینک سے دیکھا اور موجودہ عیسائیت کی خامیوں کو تمام مذاہب کی خامی سمجھا - انیسویں صدی میں شوپن ہاؤر، فریڈرک نطشے یا نِیتشے، کارل مارکس جیسے فلسفی آئے جن کے فلسفے اور

قلمی کارنامے تو بہت مشہور ہوئے لیکن یہ سب لادین تھے اور اسی لیے انہوں نے لادینیت ہی کو فروغ دیا - مثلاً نیتشے کا کہنا کہ "خدا مر چکا ہے، ہم نے اسے مار دیا ہے" [۵] یا مارکس کا کہنا "مذہب عوام کی افیون ہے" [٦] یہ تمام مثالیں اس بات کی کھلی دلیل ہیں کہ مذہب کے خلاف باقاعدہ ایک منظم تحریک اس دور میں چلائی گئی جس کے نتائج آج تک نظر آ رہے ہیں -

لادینیت سے متعلق شماریاتی اعداد

دنیا بھر میں اگر دیکھا جائے تو اس وقت دیگر مذاہب سے لوگ روز بروز دور ہوتے جا رہے ہیں - جس کی صاف و واضح وجہ یہ ہے کہ لادینیت کے پیروکاروں کے اٹھائے گئے اعتراضات کا جواب دینے میں وہ قاصر رہے - آزاد خیالی اور نئی روشنی کے افکار کو سیاسی طور پر فروغ دیا گیا - اسی کے ساتھ اس نظریے کو بھی خوب خوب عام کیا گیا کہ "دین سیاست سے الگ ہے" جسے یورپ میں کلیسا و حکومت کو الگ کرنے میں استعمال کیا گیا - دیگر ممالک میں سیکولر سٹیٹ قائم کئے گئے اور ایک ملکی مذہب کی سوچ کو ہدم کرنے کی پوری کوشش کی گئی - نتیجہ آپ کے سامنے ہے : امریکہ میں عیسائی آبادی کی تعداد 8.2 فیصد گر گئی یعنی اتنے فیصد لوگ 2007 سے 2014 کے بیچ میں لا دین یا ملحد ہو گئے - [۷] پورے عالم میں لادین یا ملحد آبادی کم از کم 450 سے 500 ملین ہے [۸] اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا بھر میں پاپاؤں، ربّیوں، آچاریوں، بدھ منکوں نے کس قدر عیش پسندی سے کام لیا ہے کہ روز بروز ملحدوں میں اضافہ ہو رہا ہے اور وہ اپنے گھروں میں محو خواب ہیں -

آخر دیگر مذاہب اپنا دفاع کرنے میں ناکام کیوں؟

کسی بھی مذہب کی بنیاد اس کا نظریۂ الٰہ، پیغمبر کی حیات، اور اس کا نظام عمل ہوتا ہے - اگر دیگر مذاہبِ عالم کا جائزہ لیا جائے تو اس کسوٹی پر وہ کھرے نہیں اترتے - عیسائیت کو ہی لے لیں، نظریہ

الہ کا فسانہ فقط اتنا ہے کہ "تین ایک ہیں اور ایک تین ہے" جس کا ملحد قلمکاروں نے خوب مذاق اڑایا ہے کہ نہ تو یہ ریاضی سے ثابت ہوتا ہے اور نہ الجبرا سے - پیغمبر کی حیات کا جائزہ لیں تو عیسائی مذہب میں حضرتِ عیسی علیہ السلام کی کوئی سوانح حیات ان کی زندگی کے ہر گوشے پر روشنی نہیں ڈالتی جس سے کسی نظام کو تشکیل دیا جا سکے - نظام عمل کی بات کریں تو وہ فقط اتنا ہے کہ دنیا بھر کے گناہ کرکے صرف اتوار کو کلیسا میں حاضری لگا دیں آپ کی بخشش ہو جائے گی اور اگر یہ بھی ممکن نہیں تو جائیں ویسے بھی آپ کے مسیحا نے قربانی دے کر آپ کے تمام گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا ہے - معاذ اللہ - دوسری سمت دیکھیں تو ایک مذہب ہے جہاں بت پرستی عام ہے - اسے اتنے اوہام و خرافات سے ڈھانپ دیا گیا ہے کہ اصل خد و خال معلوم کرنا مشکل، وہیں یہی مذہب معاشرے کو طبقات میں منقسم کرتا ہے اور کسی کو اونچا کسی کو نیچا بتاتا ہے - اس بات کو لیکر بھی ملحدوں نے خوب کھلّی اڑائی - اصنام تو اصنام، آگ پانی، جانوروں، بلکہ آدمیوں کے آلہ تناسل کی بھی پرستش ہو رہی ہے! یہ سب ملحدوں کے حوصلے بلند کرتا ہے اور یہ دکھا کر وہ آرام سے کہتے ہیں کہ "مذہب تو بیوقوفوں کا شغل ہے" - کہیں رہبانیت کا یہ مطلب ہے کہ گھر بار چھوڑ دو، اپنی ذمہ داریاں ترک کر دو اور جنگلوں میں نکل جاؤ - جہاں عورت کو محض ایک عیش و عشرت کے سامان کا درجہ دیا گیا ہے جسے ترک کرنا راہب بننے کے لیے ضروری ہے - جہاں یہ تصور دیا گیا کہ اگر خدا کو پانا چاہتے ہو تو عورتوں سے دور رہو، شادی کو شجرِ ممنوعہ سمجھو -

اسلام کی انفرادیت اور الحاد کا خاتمہ

کتنا ہی دنیا میں الحاد و لادینیت کو عام کرنے کی کوشش کی گئی، کتنی ہی منظم تحریکیں چلائی گئیں - مگر کیا خوب ایک شاعر نے کہا ہے،

لمبی ہے غم کی شام مگر شام ہی تو ہے

دنیا میں واحد ایک ایسا مذہب اسلام ہے جس نے نہ صرف یہ کہ الحاد سے ٹکر لی بلکہ اس کے اٹھائے تمام شکوک و شبہات کا بہترین اور تشفی بخش جواب بھی دیا ہے - اسلام وہ مذہب ہے جو اوہام و خرافات سے پاک ہے، جہاں مخلوق کی نہیں بلکہ خالق کی پرستش کی جاتی ہے - اس کا نظریۂ الہ محفوظ بھی ہے معقول بھی ہے اور ناقابلِ تردید بھی ہے - عقل بھی اس نظریۂ توحید کو قبول کرتی ہے - کہ ہمارا خدا ایک ہے، [۹] اور وہ مخلوق کے جیسا نہیں ہے، اور نہ کوئی شے اس کے جیسی ہے [۱۰] - وہ عدل و انصاف کرنے والا ہے [۱۱] سب پر غالب ہے [۱۲] سب کا پالنے والا ہے [۱۳] - وہ رحمان و رحیم بھی ہے [۱۴] اور قہار و جبار بھی [۱۵] - اور اس کے سوا کوئی اس لایق نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے - [۱۶] اگر پیغمبر کی زندگی پر نظر ڈالیں تو ان کی پیدائش سے لیکر ظاہری وفات تک کی تمام تفصیل کتب احادیث میں درج ہے، سیکڑوں سیرت النبی کی کتابیں موجود ہیں، ان کے شمائل، فضائل، محامد، عادات و اتوار، ان کی گفتار و رفتار، ان کا امن و تلوار، ان کی حیات و کردار، سب کچھ حقائق و معارف کی روشنی میں ہے کوئی ابہام نہیں کوئی اوہام نہیں بلکہ صرف حق کا اجالا - [۱۷] نظام عمل کی اگر بات کریں تو قرآن، حدیث اور انہی کی احکام کی وضاحت کرتا فقہ ہمارے سامنے موجود ہے - قرآن پاک کو اللہ نے تغیر و تبدل سے محفوظ رکھا، احادیث مبارکہ کی اسناد کا فن وجود میں آیا اور محدثین کی کاوشوں سے صحیح حدیثیں ہزار جانچ پھٹک کے بعد ہم تک پہنچیں، اور فقہائے اسلام نے ہمارے لیے ان کی مرادوں کو واضح کر دیا - اس طرح سے یہ دین بغیر کسی بیرونی آمیزش کے ہم تک پہنچا - جب فلسفیوں نے اس پر حملہ کیا تو امام ابو الحسن اشعری و امام ابو منصور ماتریدی رحمھم اللہ جیسے جانباز سامنے آ گئے اور دین کا دفاع کیا پھر جب عقل پرستی کا دور آیا تو امام فخر الدین رازی اور امام حجۃ الاسلام غزالی رحمھم اللہ جیسے اصولی ماہرین نے قلمی جہاد کیا - اسی طرح آج تک ہمارے علما و فضلا نے الحاد و لادینیت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے اور اسے

شکستِ فاش دی ہے - اور یہ دین ہمیشہ غالب کیوں نہ رہے، یہ تو آیا ہی قیامت تک کے لیے ہے جس کی حفاظت کا ذمہ خود خالقِ کون و مکاں نے اٹھا رکھا ہے -

نتیجۂ کلام

الحاصل یہ کہ تمام آثار و قرائن، حقائق و معارف کی روشنی میں تحقیق یہ بتاتی ہے کہ دنیا میں اگرچہ الحاد و لادینیت تیزی سے بڑھ رہی ہے اور اسے سیاسی حمایت بھی ملی ہوئی ہے مگر تمام عالم میں مذہبِ اسلام ہی اس کا مقابلہ کرنے کی طاقت و جرت رکھتا ہے اور ہمیشہ یہی غالب اور اس کے پیروکار ہی کامیاب و کامران رہیں گے - اسی پر اپنی گفتگو ختم کرنا چاہوں گا، اللہ ہم سب کو اسلام پر سختی سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے -

آمین یارب العالمین بجاہ النبي الأمین علیہ افضل الصلاۃ و أکرم التسلیم

ایک ادنیٰ امتی

فردین احمد خان رضوی

پیلی بھیت شریف ،یو پی، انڈیا

مصادر و مراجع

۱ .القرآن - سورۃ نمبر 3 آل عمران آیت نمبر 19

۲.Online version: Durant, Will, 1885-1981. Story of civilization. New York, Simon and Schuster, 1935- (OCoLC)558433968

۳.Hecht, Jennifer Michael (2004). Doubt: A History. HarperOne. pp. 325, ISBN 0-06-009795-7

۴.Geoffrey Blainey; A Short History of Christianity; Viking; 2011; pp.390–391

۵. Karl, Marx (February 1844). "A Contribution to the Critique of Hegel's Philosophy of Right". Deutsch-Französische Jahrbücher. Retrieved 24 July 2009.

۶.MLANietzsche, Friedrich Wilhelm, 1844-1900. The Gay Science; with a Prelude in Rhymes and an Appendix of Songs. New York :Vintage Books, 1974.

۷.BBC News | The decline of religion in the West - https://www.bbc.com/news/world-33256561

۸.Keysar, Ariela; Navarro-Rivera, Juhem (2017). "36. A World of Atheism: Global Demographics". In Bullivant, Stephen; Ruse, Michael (eds.). The Oxford Handbook of Atheism. Oxford University Press. ISBN 978-0199644650

۹ . قرآن (۱۱۲: ۱) ۱۰ . قرآن (۴۲:۱۱) ۱۱ . قرآن (۶:۱۱۵) ۱۲ . قرآن (۴:۱۲۶) ۱۳ . قرآن (۱:۱)

۱۴ . قرآن (۱:۲) ۱۵ . قرآن (۱۲:۳۹، ۵۹:۲۳) ۱۶ . قرآن (۲:۲۲۵)

۱۷ . صحیح البخاري، شمائل للإمام الترمذي، تاریخ المدينة المنورة و غیرھم